سید ابو محمد بدیع الدین صاحب راشدی

سندھ میں مسلک اہل حدیث منزل بہ منزل

جماعت اہل حدیث براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ اس کے نزدیک زندگی کے جمیع مسائل کا حل کتاب وسنت میں مضمر ہے —— وہ جملہ ائمہ دین، سلف صالحین، اولیا متقین اور علماء کا احترام کرتی ہے، ان کی علمی خدمات سے بھی اسے انکار نہیں بلکہ فہم دین میں وہ ان کی قابل قدر مساعی سے استفادہ کی بھی قائل ہے۔ تاہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی تحقیق کو وہ تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتی۔ اس لیے کہ تنقید سے بالاتر صرف وحی الٰہی (کتاب وسنّت) ہے —— یہی عقیدہ خیر القرون، صحابہ کرامؓ، تابعین عظام اور تبع تابعین رحمہم اللہ بلکہ جمیع سلف صالحین کا رہا ہے۔ اور بقول شاہ ولی اللہ دہلویؒ، چوتھی صدی ہجری تک لوگ کسی خاص مذہب کے پابند نہیں تھے، بلکہ وہ صرف قرآن اور حدیث کے پیروکار تھے۔

تاریخی لحاظ سے ۹۴ھ تک پورے سندھ میں اسلام غالب آچکا تھا اور کافی عرصہ تک سندھ میں مسلک اہل حدیث کا دور دورہ رہا۔ مشہور مؤرخ اور سیاح ابو عبداللہ شمس الدین البشاری المقدسی نے چوتھی صدی ہجری کے آخر میں سندھ کا دورہ کیا۔ وہ اپنے سفرنامہ موسوم احسن التقاسیم بمعرفۃ الاقالیم (عربی) میں لکھتے ہیں کہ "سندھ کے باشندوں میں اکثر لوگ مذہب اہل حدیث رکھتے ہیں۔"

اسی حقیقت کا اظہار مشہور محقق ڈاکٹر عبدالمجید سندھی نے بھی اپنے ایک مضمون میں کیا ہے جس کا اردو ترجمہ روزنامہ جنگ (۲۷ راکتوبر ۱۹۸۲ء) "مڈویک میگزین" میں شائع ہوا ہے وہ لکھتے ہیں:

"سندھ میں قدیم زمانہ سے علماء اہل حدیث رہتے آئے ہیں۔ مثلاً تابعین اور اتباع میں مکحول بن عبداللہ، ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن اور اس کا بیٹا محمدؒ، ربیع بن صبیح، امام

اوزاعی وغیرہم۔ ان کے علاوہ فنِ حدیث کے مشہور امام ابو داؤد سجستانی المتوفی ۲۷۵ھ جن کی کتاب سنن ابو داؤد مشہور صحاح ستہ میں سے ایک ہے، اور مدارسِ اسلامیہ میں داخل نصاب ہے، اسی خطہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سجستان سندھ کی سرحد پر ہے جیساکہ ابنِ کثیر اور دیگر مؤرخین نے ذکر کیا ہے۔ نیز ان کے فرزند ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد، خلف بن سالم، ابو محمد المتوفی ۲۳۱ھ، ابو العباس احمد بن عبد اللہ الدیبلی المتوفی ۳۴۳ھ، امام الفوارس الصابونی المتوفی ۳۵۹ھ، ابونصر سنجری المتوفی ۴۴۰ھ، امام ابو عثمان الصابونی المتوفی ۴۴۹ھ جنہوں نے کتاب "عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث" تصنیف کرکے عقائد اہل حدیث کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح احمد بن السندی، امام ابونعیم اصبہانی کے استاد، عبد الحمید السندی المتوفی ۲۵۳ھ، عبد اللہ بن حسین ابن السندی المتوفی ۲۵۵ھ محمد بن احمد السندی، امام ابن حبان کے استاد وغیرہم۔ اور متاخرین میں علامہ ابو الحسن محمد بن عبد الہادی السندی الکبیر کا نام قابلِ ذکر ہے۔ جنہوں نے صحاح ستہ یعنی حدیث کی مشہور چھ کتابوں بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد پر حواشی لکھ کر علمِ حدیث کی انمول خدمت کی، آخری عمر کا حصہ حرم شریف مدنی میں گزارا اور درس حدیث کی مسند پر متمکن رہے اور سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے ان کو بڑی تکلیفیں پہنچیں۔ آپ کے بعد مسندِ درس پر آپ کے شاگردِ رشید علامہ محمد حیات سندھی بیٹھے، جن کے کئی شاگرد تھے جن میں سے دو بالخصوص قابلِ ذکر ہیں۔ ایک امام الدعوۃ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی، جن کی تحریک نے فرنگیوں کے ایوانوں میں تہلکہ مچا دیا۔ دوسرے شیخ الہند شاہ ولی اللہ دہلوی جن کی تحریک نے ہندوستان میں عمل حدیث کی طرف توجہ دلائی اور دین حقہ کے لیے جہاد کی بنیاد رکھی۔ نیز علامہ مخدوم محمد معین ٹھٹوی اور علامہ محمد عابد سندھی بھی قابلِ ذکر ہیں۔

ان کے بعد کافی علماء اہل حدیث گزرے ہیں۔ مثلاً جدِ امجد علامہ سید ابو تراب رشد اللہ شاہ راشدی، جنہوں نے کئی کتب عربی، اردو اور سندھی میں تصنیف کرکے مسلک اہل حدیث کی ترجمانی کی، سندھ میں دینی درس گاہ کی بنیاد ڈالی اور علمی کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع کیا۔ علاوہ ازیں علامہ قدرت اللہ صاحب اور عام سندھی علماء کے استاذ مولانا محمد صاحب، یہ تینوں بزرگ شیخ الکل سید میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے

شاگرد ہیں۔ اسی طرح علامہ عبدالوہاب کولاچی، مولانا حافظ محمد عمر ڈیپلائی، شارح مشکوٰۃ۔ مولانا عبدالرحیم مجھی، جن کے نعرۂ حق نے ریگستان کے علاقہ کو توحید سے منور کیا۔ اسی طرح ملتان میں بھی۔ جو اصل میں سندھ کا حصہ ہے، جیسا کہ کئی مؤرخوں مثلاً امام ابوحنیفہ بن خیاط، ابن جوزی و ابن قیم وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ اس شہر میں بھی کافی اہل حدیث علماء رہتے آئے ہیں، بالخصوص مولانا عبدالحق صاحب اور مولانا عبدالتواب صاحب، یہ دونوں میاں صاحب کے شاگرد ہیں۔ اسی طرح سندھ کے قدیم شہر منصورہ (ضلع سانگھڑ) میں اہل حدیث کا بہت بڑا مدرسہ تھا۔ جہاں علامہ قاضی ابوالعباس محمد بن احمد المنصوری، امام حاکم کے استاد، مدرس تھے۔ جن سے سیاح بشاری مقدسی کی ملاقات بھی ہوئی ہے۔"

الغرض ہر دور میں سندھ اہل حدیثوں سے خالی نہیں رہا۔ ہر ایک نے اپنی علمی بساط کے مطابق مسلک حقہ کی خدمت کی اور اب اسی سلسلہ کو قائم رکھنے کے لیے سندھ کے اہل حدیثوں نے جمع ہو کر ایک جمعیت قائم کی ہے۔ جس نے قلیل عرصہ میں کافی ترقی کر کے مرکزی حیثیت حاصل کر لی ہے اور جماعت کے مختلف مقامات پر مدارس اور مساجد کو تعمیر و آباد کیا ہے۔ مختلف شہروں میں سالانہ کانفرنسیں اور ششماہی وغیرہ اجلاس ہوتے رہتے ہیں جس کی بنا پر بحمداللہ سندھ کے ہر کونہ میں اہل حدیث نظر آ رہے ہیں۔

جماعت اہل حدیث کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:

(۱) توحید اور سنت کی دعوتِ عام دینا۔

(۲) شرک و بدعت جیسی رسومات کو مٹانے کے لیے زبانی اور قلمی جہاد کرنا۔

(۳) مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنے کی تلقین کرنا۔

(۴) قرآن و حدیث کے تحت مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا۔ تاکہ وہ اپنے سب اختلافات ختم کر کے پاکستان میں اسلامی نظام کی عملداری میں معاون بنیں۔

(۵) معاشرتی برائیوں کی روک تھام کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مسلسل جاری رکھنا تاکہ ہمارا ملک پاکستان اسم بامسمیٰ اور حقیقی پاکستان بن جائے۔

(۶) قرآن و حدیث کی تعلیم کو عام کرنا تاکہ پاکستان کے باشندے اسلام کی صحیح اقدار سے واقف ہو سکیں۔

(۷) مسلمانوں کے دلوں میں قرآن اور حدیث کی عظمت بٹھانا، تاکہ کسی دوسری کتاب یا

قول کو ان کا بدل نہ سمجھیں۔

ان ہی مقاصد کے تحت ہماری کانفرنسیں اور اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کے لیے کئی سندھی علماء نے کتب اور رسائل تصنیف کیے ہیں۔

اہل حدیث ملک میں ایسی قیادت کے قائل ہیں جو کہ قرآن و حدیث کی بالادستی اور حاکمیت کی ضمانت دے سکے صوبہ سندھ کے اہل حدیثوں کے لیے بڑا فخر یہ ہے کہ برصغیر میں سب سے پہلے مسلمان وحی الٰہی کو لے کر یہاں پہنچے تھے جو کہ اہل حدیث کا دستور ہے۔ یعنی اصل دستور قرآن ہے اور حدیث اس کی تعبیر اور تشریح ہے۔ اسی دستور یعنی قرآن شریف کا سب سے پہلا ترجمہ ہندوستان میں بقول علامہ عبدالصمد صارم صاحب تقریباً ۲۷۰ھ میں سندھی زبان میں ہوا، چنانچہ اس کو باب الاسلام کا لقب ملا اور اسی جذبہ کے تحت جماعت اہل حدیث سندھ کی کوشش ہے کہ صوبہ سندھ میں قرآن و حدیث کی تعلیم عام ہو اور ان ہی دو چیزوں کو مشعل راہ بنایا جائے اسی راہ پر چل کر ہم شریعت کی عملداری کے لیے حکومت کی کوششوں کو مضبوط اور بارآور بنانے میں عظیم اور بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہم حکومت کے اس اعلان کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اقتدار کے لیے بے دین نہیں، بلکہ دیندار نمائندے ہی منتخب ہونے چاہئیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نیک جذبہ بخشے اور قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے، ان پر عمل اور اس کو اپنا دستور قرار دینے کا جذبہ بخشے۔ آمین!

ے میں نے جو دیکھا کاش وہ بھی دیکھے دل کی دھڑکن کو سنے دل کا لہو بھی دیکھے